بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

ان طالب علموں کے نام

جو محنت اور توکل پر یقین رکھتے ہیں

ارادے جن کے پختہ ہوں ، نظر جن کی خدا پر ہو

تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

مؤلفین

Geniusnesthub.com

CamScanner

حاجی اورنگ زیب خان

(آڑھتیانِ سوداگرانِ چوب ہائے عمارتی)

مشتاق احمد یوسفی

(1923ء-2018ء)

تعارف:

زندگی کے حالات: مشتاق احمد یوسفی راجستھان کی ایک مسلم ریاست ٹونک کے ایک تعلیم یافتہ مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ یوسفی صاحب نے ابتدائی تعلیم، عربی، فارسی اور اردو دینیات، گھر پر ہی حاصل کی۔ اُنھوں نے آگرہ یونیورسٹی سے بی۔اے کیا اور پھر علی گڑھ یونیورسٹی سے فلسفے میں ایم۔اے۔کیا۔ قیامِ پاکستان کے بعد وہ پاکستان آئے اور کراچی میں رہائش پذیر ہوئے۔ اُنھوں نے عملی زندگی کا آغاز بینکنگ سے کیا اور ساری زندگی مختلف بینکوں سے منسلک رہے اور بطور چیئرمین پاکستان بینکنگ کونسل ریٹائر ہوئے۔ آج کل کراچی میں رہائش پذیر ہیں (ان کا انتقال ۲۰ جون ۲۰۱۸ کو کراچی میں ہوا)

ادبی مقام: اُردو مزاح میں یوسفی صاحب کا ایک بلند مقام ہے۔ وہ ایک فطری مزاح نگار ہیں۔ علی گڑھ کے فارغ التحصیل ہونے کی وجہ سے ان کے مزاج میں ایک خاص سلیقہ اور رکھ رکھاؤ ہے۔ ہم بلا تکلف کہہ سکتے ہیں کہ ان کے مزاح کی بنیادی ایک اعلیٰ تہذیبی شعور اور مذاقِ سلیم پر استوار ہے۔ یوسفی صاحب کی تحریروں سے ان کے گہرے سماجی شعور کا پتا چلتا ہے۔ ان کی تحریریں نہ صرف مسکرانے پر مجبور کرتی ہیں، بلکہ سوچ وفکر کے لیے مواد بھی مہیا کرتی ہیں۔

ادبی خدمات: یوسفی صاحب اپنے مضامین کے لیے عام زندگی کی طرف دیکھتے ہیں۔ وہ ایسے مضامین کا انتخاب کرتے ہیں، جنھیں عام طور پر افتادہ اور ناقابل توجہ سمجھا جاتا ہے، لیکن یوسفی صاحب اپنی نکتہ آفرینی کے ذریعے اسے شاہکار بنا دیتے ہیں۔ ان کی زبان سادہ اور صاف ہے۔ الفاظ کے انتخاب میں وہ بڑی احتیاط برتتے ہیں۔ دراصل یہ الفاظ کا انتخاب ہی ہے، جو مسلسل قارئین کے لبوں پر ہنسی بکھیرتا رہتا ہے۔

تصانیف: خاکم بدہن، چراغ تلے، زرگزشت، آبِ گم۔

سبق کا تعارف:

یہ سبق اُردو کے عظیم ترین مزاح نگار مشتاق احمد یوسفی کی تصنیف ''آبِ گم'' سے ماخوذ ہے۔ اس میں انھوں نے حاجی اورنگ زیب خان کی شکل میں ایک روایتی پٹھان سردار کا نقشہ کھینچا ہے۔ جو کھانے پینے کا شوقین اور اصولوں کا بے حد پابند ہے۔ کہانی یہ ہے کہ حاجی اورنگ زیب خان رقم کی وصولی کے لیے بشارت کے ہاں آن دھمکے ہیں لیکن سبق کے آخر میں اندازہ ہوتا ہے کہ معاملہ کچھ اور بھی تھا۔ مشتاق احمد یوسفی ایک فطری مزاح نگار ہیں جن کی تحریروں میں ایک اعلیٰ تہذیبی شعور جھلکتا ہے۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جا سکتی ہے)

Geniusnesthub.com

CamScanner

لغت و توضیحات

تعارف (صفحہ نمبر 168)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
فارغ التحصیل	کسی ادارے سے تعلیم مکمل کرنا، پڑھے ہوئے ہونا	تہذیبی شعور	اپنی تہذیب کا علم رکھنے والا ذہن
مذاقِ سلیم	عمدہ ذوق رکھنا	استوار	مضبوط ہے
افتادہ	گرا پڑا، دور دراز کا	نکتہ آفرینی	نئے نئے پہلو دریافت کرنا، زاویے دکھانا

(صفحہ نمبر 169)

قضیے	جھگڑا	آڑھتیان	تاجر
چوب ہائے عمارتی	عمارتی لکڑی	عجلت	جلدی
گرہ سے بھریں	اپنی جیب سے بھریں		

(صفحہ نمبر 170)

دستور	اصول، ضابطہ، قانون	لچھے دار باتوں	خوب صورت
دالدہ	شوقین	جھائیں جھائیں	بحث بازی
سالم رانوں	پوری ٹانگ	بروں	دنبے
مجاور	کسی عبادت گاہ یا خانقاہ یا مزار کا خادم	پنڈ چھڑاؤ	پیچھا چھڑاؤ
یکسوئی	پوری توجہ سے	استغراق	کسی خیال میں گم ہونا، مراقبہ، پوری توجہ
سوغات	تحفہ		

(صفحہ نمبر 171)

مسلّم	پورا، ثابت، مکمل	وجیہہ	خوب صورت
لغوبات	فضول بات، بری بات، بیہودہ بات	کلاہ	سر پر رکھنے والی ٹوپی جس پر پگڑی باندھتے ہیں
کاٹھی	جسامت	تن و توش	جسم
ٹھنس	پھنس کے بیٹھ جانا	انگشتِ شہادت	شہادت کی انگلی
احتراز	پرہیز، بچنا	طلائی گھڑی	سونے کی گھڑی
پُرخور	بہت زیادہ کھانے والا		

Geniusnesthub.com

CamScanner

(صفحہ نمبر 172)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بدعت	نئی بات	صریح	واضح
حق تلفی	حق مارنا	تن وتوش	جسم، قد کاٹھ
ہیبت گذائی	خوف آنے کی کیفیت	عاجز	لاچار
چلت پھرت	چلنا پھرنا	خلاص	ختم ہونے
ہنگامِ قتال	لڑائی کے ہنگامے میں، لڑائی کے وقت	رچی بسی	ایک خاص مزاج اور طبیعت کا ہونا
بالعموم	عام طور پر	منتہیوں	انتہا کو پہنچنے والا، علم کے اعلیٰ مقام پر
شائستہ	مہذب، عمدہ گفتگو	اوورڈرافٹ	بینکوں کا آپس میں رقم کے لین دین کے لیے لکھا جانے والا ہدایت نامہ
فارغین	فراغت پانے والے		

(صفحہ نمبر 173)

جھمیلے	مصیبت	نوسرباز	دھوکے باز
بامتثالِ امر	حکم کی تعمیل میں، حکم پورا کرنے میں	التجا	گزارش
تُرنت	فوراً، اسی وقت	مشق	بار بار کرنا

(صفحہ نمبر 174)

انڈمنٹی	کسی نقصان سے تحفظ	انگلش روش	انگریزی انداز
بہ عجلت	تیزی سے	اتمامِ حجت کرنا	آخری دلیل، فیصلہ کن دلیل
بوجھوں مارنا	کسی سے ایسی چیز بوجھنا جو اسے پتا نہ ہو	زرّیں وغیر زرّیں	سنہری اور غیر سنہری
شیوۂ مردانگی	مردوں کا انداز	گھمسان	زوروں کی
مباحث	بحث		

(صفحہ نمبر 175)

پختو	پٹھان ہونے میں	پھنکاریں مارتے	ایک دوسرے پر غصہ ہونا
معاملگی	معاملہ	بیوپار	تجارت
بیوہار	تجارت، کاروبار	ریت رسم	رسم ورواج

Geniusnesthub.com

CamScanner

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اوچھا	ادھورا، کمزور	دیدۂ عبرت نگاہ	نگاہوں کے لیے عبرت کا سامان
کثیر الاولادی	بہت سی اولاد ہونا	مفلوک الحالی	غربت، تنگ دستی
ترپ پھینکا	فیصلہ کن چال	السر	معدے کی بیماری
ضعفِ معدہ	معدے کمزور ہونا	چونچوں	منھ ماری
پلہ بھاری رہنا	زور رہنا		

(صفحہ نمبر 176)

تنازعوں	جھگڑوں	پیال	باریک خشک گھاس
چونی برابر	ایک سکے کے برابر		

(صفحہ نمبر 177)

شاذ نادر	کبھی کبھار	خلل	بیماری، رکاوٹ
ٹپے	چھوٹے چھوٹے گیت	رسیا	شوقین
موصوف	جس کے بارے میں بات کی جا رہی ہو	روزِ ابروشبِ ماہتاب	جس دن بادل ہوں اور رات جس میں چاند نکلا ہو
اہالی موالی	لوگ، ملازمین	عشر عشیر	دسواں حصہ
معیت	ہمراہی میں، ساتھ		

(صفحہ نمبر 178)

معانقے	گلے ملنا	فرطِ محبت	محبت کی زیادتی
آزردہ	افسردہ، غم زدہ	مشتعل	غصے میں
پاسداری	کسی کی بات کا پاس رکھنا	ہنوز	ابھی تک
منجملہ	تمام میں سے		

(صفحہ نمبر 179)

قضیہ	جھگڑا		

(صفحہ نمبر 180)

بارٹر (barter)	چیز کے بدلے چیز کا تبادلہ	برہانِ قاطع	آخری دلیل
تصفیہ	صلح صفائی	دکھیارے	دکھی
دلدّر	خراب، بوسیدہ		

Geniusnesthub.com

CamScanner

(صفحہ نمبر 181)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
فوجداری مقدمہ	جھگڑے کا مقدمہ	بھیر و بنگاہ	لشکر اور ساز و سامان
بشاش	تر و تازہ	تردّد	پریشانی، غم

(صفحہ نمبر 182)

ایم۔آر۔سی۔پی	میڈیکل کی ایک ڈگری	خود خرسند	خوش رہنے والا
ایف۔آر۔سی۔ ایس	میڈیکل کی ایک ڈگری	زنگ اُتارنے کا بہانہ	مزاج بدلنے کا بہانہ
لکھنوی تکلفات	لکھنو کے لوگوں کی طرح کے تکلفات	اشک باری	رونا
بہتیرا	بہت زیادہ	دالان	صحن
دوزانو	گھٹنوں کے بل بیٹھنا		

اقتباسات کی تشریح

اقتباس 1:

اولیا اللہ جس یکسوئی اور استغراق سے مراقبہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سفید چینی کھانے سے خون پتلا پڑ جاتا ہے۔ (صفحہ 171)

سبق کا عنوان: حاجی اورنگ زیب خان

مصنف کا نام: مشتاق احمد یوسفی

تشریح

یہ سبق اُردو کے عظیم ترین مزاح نگار مشتاق احمد یوسفی کی تصنیف ''آبِ گم'' سے ماخوذ ہے۔ اس میں انھوں نے حاجی اورنگ زیب خان کی شکل میں ایک روایتی پٹھان سردار کا نقشہ کھینچا ہے۔ جو کھانے پینے کا شوقین اور اصولوں کا بے حد پابند ہے۔ کہانی یہ ہے کہ حاجی اورنگ زیب خان رقم کی وصولی کے لیے بشارت کے ہاں آن دھمکے ہیں لیکن سبق کے آخر میں اندازہ ہوتا ہے کہ معاملہ کچھ اور بھی تھا۔ مشتاق احمد یوسفی ایک فطری مزاح نگار ہیں جن کی تحریروں میں ایک اعلیٰ تہذیبی شعور جھلکتا ہے۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جاسکتی ہے)

زیرِ نظر اقتباس میں مصنف حاجی اورنگ زیب خان کی کھانے پینے کی عادات کے بارے میں بتا رہے ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ جب حاجی اورنگ زیب خان خود پیسے لینے کراچی پہنچ گئے۔ تو رواج کے مطابق بشارت کو انھیں اپنے گھر میں ٹھہرانا پڑا۔ خان صاحب کا طویل قامت اور بھاری بدن کے تھے۔ اس لیے ان کی خوراک بھی اسی حساب سے تھی۔ اور وہ صرف کھاتے نہیں تھے بلکہ اس قدر ڈوب کر کھانا کھاتے تھے کہ گمان

ہوتا تھا کہ جیسے کوئی ولی اللہ مراقبے یا اپنے حال میں مست، ڈوبا ہوا ہے کہ اسے دنیا کی کوئی پروا ہی نہیں۔ بلکہ ان کی یہ توجہ اولیا اللہ سے بھی زیادہ ہوتی تھی۔

ان کی خوراک بھی عام آدمی سے زیادہ تھی۔ بشارت کو پشاور میں ان کے گھر میں رہنے کا اتفاق ہوا تھا۔ ہر کھانے پر بکری یا دنبے کی ران ضرور ہوتی تھی۔ صرف ناشتے میں مرغی کی ٹانگ پر گزارا کرتے تھے۔ مچھلی، دال اور سبزیوں کو بدعت یعنی برا سمجھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا وزن اور قد کاٹھ بہت زیادہ تھا۔ مصنف کے مطابق اگر وہ اپنے دشمن پر صرف گر جاتے تو بے چارہ پانی نہ مانگتا۔

مصنف کے مطابق وہ اپنے ساتھ دس کلو سوجی بھی بطور سوغات لائے تھے۔ روز اس کا حلوہ بنوا کر کھاتے تھے۔ بشارت جب بھی وہ بوری دیکھتے تھے تو دہل جاتے تھے کیوں کہ اس بوری کے ختم ہونے میں ابھی بہت دیر تھی۔ یہی نہیں بلکہ روز حلوہ کھانے کے ساتھ وہ یہ بھی بتاتے تھے کہ اگلی دفعہ جب آئیں گے تو تازہ گڑ کی بوری لائیں گے۔ کیوں کہ ان کے نزدیک سفید چینی کھانے سے خون پتلا ہو جاتا تھا۔

اقتباس2:

رات کے بارہ بجنے میں ابھی چار پانچ منٹ باقی تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک سیر فی کس فی کس وصول کر لیے۔ (صفحہ-179)

سبق کا عنوان: حاجی اورنگ زیب خان

مصنف کا نام: مشتاق احمد یوسفی

تشریح

یہ سبق اُردو کے عظیم ترین مزاح نگار مشتاق احمد یوسفی کی تصنیف ''آبِ گم'' سے ماخوذ ہے۔ اس میں انھوں نے حاجی اورنگ زیب خان کی شکل میں ایک روایتی پٹھان سردار کا نقشہ کھینچا ہے۔ جو کھانے پینے کا شوقین اور اصولوں کا بے حد پابند ہے۔ کہانی یہ ہے کہ حاجی اورنگ زیب خان رقم کی وصولی کے لیے بشارت کے ہاں آن دھمکے ہیں لیکن سبق کے آخر میں اندازہ ہوتا ہے کہ معاملہ کچھ اور بھی تھا۔ مشتاق احمد یوسفی ایک فطری مزاح نگار ہیں جن کی تحریروں میں ایک اعلیٰ تہذیبی شعور جھلکتا ہے۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جاسکتی ہے)

زیرِ نظر اقتباس میں مصنف حاجی اورنگ زیب خان کی دوست نوازی کا تذکرہ کر رہا ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ جہاں ایک طرف یہ چیز خان صاحب کے اصولوں کے خلاف تھی کہ وہ ایک پائی بھی چھوڑ دیں۔ وہیں دوسری طرف وہ دوستوں کے لیے وہ ہر خطرہ مول لینے کے لیے تیار تھے۔ واقعہ کچھ یوں ہے کہ ایک ایکسائز انسپکٹر نے چار سال پہلے بشارت کی دکان سے دس ہزار روپے کی لکڑی ادھار لی تھی۔ لیکن پیسے ابھی تک ادا نہیں کیے تھے۔ چوں کہ وہ سرکاری افسر تھا اس لیے بشارت کا اس پر بس نہیں چلتا تھا۔

باتوں باتوں میں جہاں بشارت نے اپنی بہت سی پریشانیوں کا ذکر کیا، وہیں اس پریشانی کا ذکر بھی کیا۔ بس پھر کیا تھا، خان صاحب اپنے بیس پچیس کمانڈوز کو لے کر اس ایکسائز انسپکٹر کے گھر پہنچ گئے۔ جب اس انسپکٹر نے آنے کی وجہ پوچھی تو کہا کہ ہم تمھارے وہ دروازے اور کھڑکیاں اکھاڑ کے لے جانے کے لیے آئے ہیں، جن میں بشارت کی لکڑی استعمال ہوئی ہے۔ یہ کہ کر انھوں نے ایک ہی جھٹکے سے دروازہ اکھاڑ کے بغل میں دبا لیا۔ اس کے بعد اس فریم کی باری آئی جس میں انسپکٹر کے دادا مرحوم کی تصویر لگائی تھی۔ یہ دیکھ کر انسپکٹر کو ہوش آیا اور اس نے آرام سے رقم ادا کر دی۔

ابھی رات بارہ بجنے میں چار پانچ منٹ باقی تھے۔ تو خان صاحب گھر واپس پہنچے اور دس ہزار روپے بشارت کے حوالے کر دیے۔ لیکن انھوں نے اپنے کمانڈوز کے آنے جانے کے رکشوں کا کرایہ اور فی پہلوان ایک ایک کلو دودھ کے پیسے ضرور لیے۔

Geniusnesthub.com

CamScanner

مشق

سوال ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) خان صاحب کس مقصد کے لیے کراچی آئے تھے؟

جواب: خان صاحب نے بشارت کو اعلیٰ درجے کی لکڑی سپلائی کی تھی جو داغ دار نکلی۔ جب یہ سال تک نہ بکی تو بشارت نے سات ہزار میں گھاٹے سے بیچ دی۔ لیکن خان صاحب یہ وجہ ماننے کے لیے تیار نہیں تھے۔ اور وہ پورے پیسے وصول کرنے خود بشارت کے گھر آن پہنچے تھے۔

(ب) خان صاحب کی خوش خوراکی کا حال اپنے الفاظ میں لکھیں۔

جواب: خان صاحب بہت خوش خوراک تھے۔ اُن کی گوشت خوری کا یہ عالم تھا کہ ہر کھانے پر بکری یا دنبے کی سالم ران کھاتے تھے۔ البتہ ناشتے میں صرف مرغی کی ٹانگ پر گزارا کرتے تھے۔ انھیں سبزی اور مچھلی کھاتے کبھی نہیں دیکھا گیا تھا۔ رات کے کھانے کے بعد سوجی کا حلوہ ضرور کھاتے تھے۔

(ج) بشارت نے خان صاحب کی بھیجی ہوئی لکڑی میں کیا نقائص گنوائے؟

جواب: بشارت نے ایک تو اس کے داغ دار ہونے کا بتایا۔ دوسرا اس نے کہا کہ لکڑی کو پورا سیزن سکھانے کے لیے نہیں رکھا گیا، اس لیے اس کے تختے ٹیڑھے ہو گئے تھے۔ تیسرا یہ بھی کہ لکڑی مقدار میں کم نکلی تھی۔ اور چوتھا یہ کہ اس میں کیڑا لگا ہوا تھا۔

(د) بشارت اور خان صاحب کے درمیان تنازعہ کیسے طے ہوا؟

جواب: بشارت اور خان صاحب کے درمیان تنازعہ ایک پرانی کار کے وسیلے سے ہوا، جو بشارت کے گیراج میں عرصے سے بے کار کھڑی تھی۔ بشارت کے نزدیک وہ گاڑی نو ہزار کی تھی۔ جب کہ خان صاحب اُسے کسی طرح پانچ ہزار سے زیادہ ماننے کے لیے تیار نہیں تھے۔ آخر یہ مسئلہ حل ہوا اور خان صاحب نے اپنے پیسوں کے بدلے وہ کار لینا قبول کر لی۔

(ہ) خان صاحب نے اپنے خط میں کیا لکھا تھا؟

جواب: مصنف کے مطابق خان صاحب کے جانے کے کوئی چھ سات ہفتے بعد ان کا خط ملا۔ جس میں لکھا تھا کہ ڈاکٹروں نے انھیں جگر کا ایک لاعلاج مرض بتایا تھا۔ انھوں نے خان صاحب کو ہر وقت خوش رہنے اور خوش باش لوگوں کے درمیان رہنا تجویز کیا تھا۔ لہٰذا انھوں نے خوش باشی کے لیے بشارت کا انتخاب کیا اور بہانے سے اس کے گھر آ گئے۔ اس طرح ان کا وقت اچھا کٹ گیا۔ انھوں نے اپنی کمزوری کا بھی زکر کیا۔ اور یہ بھی بتایا کہ وہ جو نیا مکان بنوا رہے ہیں، اس میں پشاور اور کراچی کے شاعروں کے بیٹھنے کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

(و) خان صاحب نے وٹہ کا کیا مفہوم بتایا؟

جواب: جب بشارت نے ان سے پوچھا کہ وہ بزنس کر رہے ہیں یا بارٹر؟ تو خان صاحب کو بارٹر کا مفہوم سمجھ نہیں آیا۔ اور جب بشارت نے انھیں بارٹر کا مفہوم سمجھایا تو انھوں نے اسے وٹہ سٹہ کا نام دیا جس میں ہر فریق یہی سمجھتا ہے کہ وہ گھاٹے میں رہا ہے۔

سوال ۲: خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) بشارت خان صاحب کے خلوص اور مدارات کے ---------- تھے۔ (گرویدہ)

(ب) خاب صاحب ---------- اور بھاری بھرکم آدمی تھے۔ (وجیہہ)

Geniusnesthub.com

CS CamScanner

(ج) کلوروفارم سونگھنے کو مردوں کی ------------ کے خلاف سمجھتے تھے۔ (شان)

(د) اس جنگ میں فتح کسی کی بھی ہو ------------ صرف سچائی ہوتی تھی۔ (شہید)

(ہ) وٹہ سٹہ میں ہر فریق یہی سمجھتا ہے کہ وہ ------------ میں رہا۔ (گھاٹے)

(و) خان صاحب نے منیزہ کو اس کی سالگرہ پر ------------ کا تحفہ دیا۔ (پانچ سو)

سوال ۳۔ درج ذیل جملوں کی وضاحت کریں۔

الف۔ اُن کے دسترخوان پر کبھی سبزی یا مچھلی نہیں دیکھی، جس کی وجہ بظاہر یہی معلوم ہوتی ہے کہ بینگن اور مچھلی کی ٹانگیں نہیں ہوتیں۔

جواب: دراصل خان صاحب بہت ہی خوش خوراک تھے۔ وہ یا تو بکرے اور دنبے کی رانیں کھاتے تھے یا مرغی کی ٹانگیں۔ ان کے دسترخوان پر کبھی سبزی اور مچھلی نہیں دیکھی گئی تھی۔ شاید اس لیے کہ بینگن اور مچھلی کی ٹانگیں نہیں ہوتی تھیں۔

(ب) ہنگامِ قتال اگر وہ اس پر صرف گر پڑتے تو وہ پانی بھی مانگتا ہے۔ ہاتھ پاؤں مارے بغیر وہیں دم گھٹ کے ڈھیر ہو جاتا ہے۔

جواب: خان صاحب چلنے پھرنے اور چہل قدمی کے شوقین تھے مگر اس شرط پر کہ ہر چالیس قدم کے بعد کچھ کھانے اور آرام کرنے کے لیے وقت ملے۔ اس وجہ سے ان میں اتنی پھرتی نہ تھی کہ وہ دشمن پر حملہ کر سکتے لیکن لڑائی کے دوران اگر خان صاحب صرف دشمن پر صرف گر پڑتے تو بے چارہ ہاتھ پاؤں ہلائے بغیر دم توڑ دیتا۔

سوال ۴۔ خان صاحب کے کردار پر ایک مفصل نوٹ لکھیں۔

جواب: اس مضمون میں حاجی اورنگ زیب خان ایک زندہ اور دلچسپ کردار ہے۔ وہ صحیح معنوں میں پختون روایات کا امین اور پاس دار ہے۔ وہ کھانے پینے کا بے حد شوقین ہے۔ اس کا قد کاٹھ اور جسم غیر معمولی ہے۔ چلنے پھرنے کے شوقین ہے لیکن بھاری جثے کی وجہ سے زیادہ چلنا پھرنا مشکل ہے۔ وہ ان پڑھ ضرور ہے لیکن جاہل نہیں۔ وہ اپنی ہر بات کو شیخ سعدی سے منسوب کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ ہر اس بات کے لیے جو مزاج کے خلاف ہو، اُس کے پاس پشتو میں بہت برا لفظ موجود رہتا ہے۔ وہ دوسروں کا خیر خواہ اور مدد کرنے کا شوقین ہے۔ محبت اور نفرت دونوں کے اظہار میں شدت پسند ہے۔ سچ بات کہنے میں کوئی خوف محسوس نہیں کرتا اور دوستوں کے لیے ہر مصیبت سے ٹکرانے کے لیے تیار رہتا ہے۔ الغرض وہ ایک ایسا کردار ہے جو بہادری، مہمان نوازی، دوست نوازی اور اصول پرستی کا مجموعہ ہے۔

سوال ۵۔ اس مضمون کے حوالے سے مشتاق احمد یوسفی کے طرزِ تحریر پر ایک مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب: مشتاق احمد یوسفی صاحبِ طرز مصنف ہیں۔ وہ اُردو طنز و مزاح میں ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔ وہ ایک فطری مزاح نگار ہیں۔ اُن کے مزاج میں ایک خاص قسم کا رکھ رکھاؤ اور سلیقہ ہے جو ان کی تحریروں سے صاف جھلکتا ہے۔ معاشرے کے مختلف طبقوں کے بارے میں اُن کا مشاہدہ بڑا گہرا ہے۔ وہ جب کسی کردار کو بیان کرتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ جیسے وہ کردار اپنے پورے تہذیبی وجود کے ساتھ حقیقت میں ہمارے سامنے چلتا پھرتا اور سانس لیتا ہے۔ جیسے اس سبق میں حاجی اورنگ زیب خان کا کردار محض ایک شخص کا کردار نہیں بلکہ پختون روایات اور رسم و رواج کا مرقع ہے۔ ان کی تحریریں صرف مسکرانے پر مجبور نہیں کرتیں بلکہ سوچ اور فکر کا مواد بھی مہیا کرتی ہیں۔

سوال ۶۔ تابع جملوں کی قسم "وصفی" پر مشتمل پانچ جملے لکھیں۔

جواب: وصفی جملہ وہ ہے جو صفت کا کام دے اور خاص جملے کے کسی لفظ یا فقرے کی تعریف کرے۔ مثلاً:

(1) اُس نے انھیں لڑکوں کے نام پکارے جو کتاب میں درج تھے۔

GeniusHub.com
CamScanner

(2) جو کام آپ سے نہ ہو سکا، میں کیسے کر سکتا ہوں۔

(3) جو مجھ پر گزرتی ہے تم کیا جانو۔

(4) دل اسی سے ملتا ہے جو اس کے قابل ہوتا ہے۔

(5) اس مصیبت سے وہی نجات دے جو سب کا نگہبان ہے۔

سوال ۷۔ درج ذیل الفاظ پر دیئے گئے معنی کے مطابق اعراب لگائیں۔

جواب: بَکْرِی (مویشی) — بِکْرِی (فروخت)

جَلانا (آگ میں ڈالنا) — جِلانا (تازگی دینا، زندہ کرنا)

جُو (نہر) — جَو (غلہ)

وِتْر (نماز) — وَتَر (مثلث کا حصہ)

سوال ۸۔ درج ذیل محاورات اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

جواب:

محاورات	جملے
زمین میں گڑ جانا	اپنی چوری پکڑی جانے پر وہ زمین میں گڑ گیا۔
آسمان ٹوٹ پڑنا	فیکٹری میں آگ لگنے سے اُس پر آسمان ٹوٹ پڑا۔
ہوائی قلعے بنانا	اُسے ہوائی قلعے بنانے کے سوا کچھ نہیں آتا۔
چراغ سحر ہونا	اُن کی ملاقات علامہ اقبالؒ سے جب ہوئی تو وہ چراغِ سحر تھے۔
طوطا چشمی کرنا	امریکہ پاکستان سے ہمیشہ طوطا چشمی کرتا ہے۔
اینٹ سے اینٹ بجانا	امریکہ اور اس کی اتحادی افواج میں عراق کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔
نشہ ہرن ہو جانا	جب اُسے حقیقت پتا چلی تو اُس کا نشہ ہرن ہو گیا۔
ناکوں چنے چبوانا	میں تمھیں اس معاملے میں ناکوں چنے چبواؤں گا۔
پہاڑ ٹوٹ جانا	پے در پے نقصانات سے اس پر غم کا پہاڑ ٹوٹ گیا۔
تین حرف بھیجنا	میں تمھاری پست سوچ پر تین حرف بھیجتا ہوں۔

اضافی مختصر سوال جواب

سوال 1: مشتاق احمد یوسفی کی مزاح نگاری کے بارے میں چند جملے لکھیں؟

جواب: اُردو مزاح نگاری میں ان کا اونچا مقام ہے۔ وہ ایک فطری مزاح نگار ہیں۔ ان کے مزاح میں ایک سلیقہ اور رکھ رکھاؤ ہے۔ ان کے مزاح میں ایک خاص قسم کا تہذیبی شعور اور مذاقِ سلیم موجود ہے۔ ان کی تحریریں صرف مسکرانے پر مجبور نہیں کرتی بلکہ سوچنے پر بھی مجبور کرتی ہیں۔

Geniusnesthub.com

CamScanner

سوال2: بشارت اور خان صاحب کے درمیان اصل مسئلہ کیا تھا؟

جواب: خان صاحب نے جو لکڑی بھیجی تھی، وہ خراب نکلی۔ اب بشارت کے اندازے کے مطابق وہ لکڑی سات ہزار سے زیادہ کی نہیں تھی۔ اس لیے انھوں نے اسے اسی قیمت پر بیچ دیا۔ لیکن حاجی اورنگ زیب خان ایک پائی بھی چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تھے۔ اور ان کا مطالبہ تھا کہ باقی کے دو ہزار پانچ سو تہتر روپے نو آنے اور تین پیسے بشارت اپنی جیب سے ادا کریں۔

سوال3: خان صاحب کے دستر خوان کا حال بیان کریں؟

جواب: ایک دفعہ بشارت کو پشاور میں خان صاحب کے گھر رہنے کا اتفاق ہوا۔ ہر کھانے پر بکری یا دنبے کی مسلّم ران سامنے رکھ دیتے تھے۔ ناشتے اور چائے میں صرف مرغی کی ٹانگ پر گزارا کرتے تھے۔ ان کے دستر خوان پر ران اور ٹانگ کے سوا کسی اور حصے کا گوشت نہیں دیکھا گیا تھا۔ سبزی اور مچھلی کو بدعت سمجھتے تھے۔

سوال4: خان صاحب کا قد کاٹھ اور جثہ کیسا تھا؟

جواب: خان صاحب بہت ہی بھاری بھر کم جثے کے مالک تھے۔ ان کا قد قریباً ساڑھے چھ فٹ تھا۔ جو لمبی پگڑی کی وجہ سے ساڑھے سات فٹ کا معلوم ہوتا تھا مگر پھر بھی آٹھ فٹ کے لگتے تھے۔ جس کرسی پر بیٹھ جاتے تھے، وہ ان کے ساتھ ہی اُٹھتی تھی۔ ان کی مونچھیں سنہری اور آنکھیں بھوری تھیں۔

سوال5: خان صاحب نے انگریزی میں دستخط کرنے کیسے سیکھے؟

جواب: انھوں نے دو ماہ تک انگریزی دستخط کرنے کی مشق کی۔ اور کیا صرف اتنا کہ اُردو دستخطوں کو دائیں سے بائیں لکھنے کی بجائے بائیں سے دائیں لکھنے لگے۔ جس کے دوران نقطے وغیرہ غائب کر دیے۔ وہ تمام عمر اسی دستخط پر قائم رہے۔ چیک اور کاروباری کاغذات پر یہی دستخط کرتے تھے لیکن کسی دوست رشتہ دار کو خط لکھواتے یا حلف نامہ لکھتے، جس میں سچ بولنا ضروری ہوتا تو اُردو میں دستخط کرتے۔

سوال6: خان صاحب جب کچی آبادیوں اور پٹھان بستیوں کا دورہ کرتے تو ان کا پسندیدہ مشغلہ کیا ہوتا؟

جواب: جب خان صاحب کسی کچی آبادی یا پٹھان بستی کا دورہ کرتے تو ان بھاری پتھر اُٹھانا ان کا پسندیدہ مشغلہ ہوتا۔ راستے میں کوئی بھی بھاری پتھر نظر آتا تو خوش ہو جاتے۔ پہلے جوانوں کو اشارہ کرتے کہ اُٹھا کر دکھاؤ۔ اور جب سب ناکام ہو جاتے تو پھر اسے خود اُٹھا کر دکھاتے۔ اس لیے صاف ستھری سڑکوں کو دیکھ کر افسردہ ہو جاتے تھے۔

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

☆ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات (ا، ب، ج، د) دیئے گئے ہیں، درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

-1 سبق "حاجی اورنگ زیب خان" کے مصنف کا نام ہے؟

ا۔ پطرس بخاری　ب۔ فارغ بخاری　ج۔ مشتاق احمد یوسفی　د۔ رشید احمد صدیقی

-2 مشتاق احمد یوسفی کا سن پیدائش ہے؟

ا۔ ۱۹۲۳　ب۔ ۱۹۲۴　ج۔ ۱۹۲۵　د۔ ۱۹۲۶

-3 مشتاق احمد یوسفی کا سن وفات ہے؟

ا۔ ۲۰۱۶　ب۔ ۲۰۱۷　ج۔ ۲۰۱۸　د۔ ۲۰۱۹

Geniusnesthub.com

CS CamScanner

-4 مشتاق احمد یوسفی پیدا ہوئے؟
ا۔ بھوپال ب۔ ٹونک ج۔ مدراس د۔ دہلی

-5 انھوں نے بی اے کیا؟
ا۔ دلی کالج ب۔ علی گڑھ یونیورسٹی ج۔ آگرہ یونیورسٹی د۔ ٹونک یونیورسٹی

-6 انھوں نے فلسفے میں ایم اے کیا؟
ا۔ دلی کالج ب۔ علی گڑھ یونیورسٹی ج۔ آگرہ یونیورسٹی د۔ ٹونک یونیورسٹی

-7 قیام پاکستان کے بعد وہ کس شہر میں مستقل طور پر رہائش پزیر ہوئے؟
ا۔ لاہور ب۔ اسلام آباد ج۔ ملتان د۔ کراچی

-8 انھوں نے عملی زندگی کا آغاز کس شعبے سے کیا؟
ا۔ درس وتدریس ب۔ بینکنگ ج۔ وکالت د۔ صحافت

-9 مشتاق احمد یوسفی ایک فطری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہیں؟
ا۔ فلسفی ب۔ استاد ج۔ مزاح نگار د۔ شاعر

-10 ان میں سے کون سی تصنیف مشتاق احمد یوسفی کی ہے؟
ا۔ خاکم بدہن ب۔ چراغ تلے ج۔ زرگزشت د۔ ا،ب،ج تینوں

-11 ان میں سے کون سی تصنیف مشتاق احمد یوسفی کی ہے؟
ا۔ آبِ گم ب۔ گنجینۂ گوہر ج۔ نذیر احمد کی کہانی د۔ زاویہ

-12 حاجی اورنگ زیب خان کون ہے؟
ا۔ لکڑی کا تاجر ب۔ ہیروں کا تاجر ج۔ وکیل د۔ استاد

-13 بشارت نے حاجی اورنگ زیب خان کی بھیجی ہوئی لکڑی گھاٹے میں کیوں فروخت کی؟
ا۔ کاروبار نہیں تھا ب۔ لکڑی داغ دار تھی ج۔ اسے جلدی تھی د۔ اپنے ایک دوست کو دی

-14 بشارت نے حاجی اورنگ زیب خان کی بھیجی ہوئی لکڑی گھاٹے میں کتنے کی فروخت کی؟
ا۔ چار ہزار ب۔ پانچ ہزار ج۔ چھ ہزار د۔ سات ہزار

-15 خان صاحب بشارت سے مزید کتنی رقم کا تقاضا کر رہے تھے؟
ا۔ قریباً دو ہزار ب۔ قریباً ڈھائی ہزار ج۔ قریباً تین ہزار د۔ قریباً چار ہزار

-16 خان صاحب کراچی آئے تو کس کے گھر ٹھہرے؟
ا۔ ایک دوست ب۔ رشتہ دار کے ہاں ج۔ بشارت کے ہاں د۔ ہوٹل میں

-17 بشارت کے نزدیک مسئلہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کا تھا؟
ا۔ اصول ب۔ گھاٹے ج۔ دوستی د۔ کاروبار

-18 خان صاحب مراقبے سے بھی زیادہ یکسوئی کس چیز پر صرف کرتے تھے؟
ا۔ کتابوں پر ب۔ کاروبار پر ج۔ کھاتوں پر د۔ غذا پر

Geniusesthub.com

CamScanner

19- خان صاحب کے دسترخوان پر ہمیشہ بھیڑ بکری کے کس حصے کا گوشت ہوتا؟
ا۔ چانپوں کا　　ب۔ پٹھ کا　　ج۔ ران اور ٹانگوں کا　　د۔ سینے کا

20- خان صاحب قریب کی عینک کس وقت لگاتے تھے؟
ا۔ پڑھتے ہوئے　　ب۔ چیک پر دستخط کرتے ہوئے
ج۔ سوتے ہوئے　　د۔ سفر کرتے ہوئے

21- خان صاحب کی جیب میں جو طلائی گھڑی تھی، اس کی زنجیر کتنی لمبی تھی؟
ا۔ دو فٹ　　ب۔ تین فٹ　　ج۔ چار فٹ　　د۔ پانچ فٹ

22- ان کا بینک بیلنس کتنا ہو گیا تو انھوں نے اُردو میں دستخط کرنے سیکھ لیے؟
ا۔ پچاس ہزار　　ب۔ ایک لاکھ　　ج۔ ڈیڑھ لاکھ　　د۔ دو لاکھ

23- خان صاحب کے سائز کا بنیان، کبھی کبھار کہاں سے ملتا تھا؟
ا۔ افغانستان سے　　ب۔ لنڈی کوتل　　ج۔ چمن　　د۔ باڑے سے

24- خان صاحب جب پٹھان بستیوں کا دورہ کرتے تو ان کا من پسند کام کیا ہوتا؟
ا۔ لڑنا جھگڑنا　　ب۔ پیسے بانٹنا　　ج۔ مدد کرنا　　د۔ بھاری پتھر اُٹھانا

25- خان صاحب نے جاتے ہوئے، بشارت کی بیٹی منیزہ کو کتنے روپے دیے؟
ا۔ چار سو　　ب۔ پانچ سو　　ج۔ چھ سو　　د۔ سات سو

26- خان صاحب کا خط پڑھ کر بشارت نے کیا کیا؟
ا۔ رونے لگے　　ب۔ پھاڑ پھینکا　　ج۔ ایک طرف رکھ دیا　　د۔ پشاور روانہ ہوگئے

27- سبق ''حاجی اورنگ زیب خان'' کس کتاب سے ماخوذ ہے؟
ا۔ آبِ گم　　ب۔ چراغ تلے　　ج۔ خاکم بدہن　　د۔ زرگزشت

جوابات

1-	ج	2-	ا	3-	ج	4-	ب	5-	ج
6-	ب	7-	د	8-	ب	9-	ج	10-	ج
11-	ا	12-	ا	13-	ب	14-	د	15-	ب
16-	ج	17-	ا	18-	د	19-	ج	20-	ب
21-	ا	22-	ب	23-	ب	24-	د	25-	ب
26-	د	27-	ا						

Geniusnesthub.com

CS CamScanner